راجہ بائی ٹاور (ممبئی کا امتیازی نشان)

نیہا سالم
ہزار کھولی (ایم ایچ، ہاؤسنگ، بورڈ کالونی) سیکنڈ لین، مکان نمبر 18، مالیگاؤں، ناسک

۱۹۵۰ء سے ۱۹۷۰ء کے درمیان ''بمل رائے'' نامی ایک مشہور فلم ساز ہو گزرا ہے جس کی تمام فلموں کا اوپننگ شاٹ راجہ بائی ٹاور سے شروع ہوتا تھا۔ اب سے چند برسوں پہلے ممبئی کا نام Bombay ہوا کرتا تھا۔ فلورا فاؤنٹن اور ممبئی یونیورسٹی کے قریب راجہ بائی ٹاور شہر کا بلند ترین کلاک ٹاور ہے۔ اس کا گجر ہر ۱۵ منٹ پر شدت کی آواز کے ساتھ بجتا تھا اور ممبئی کے اطراف واکناف میں کافی دور دور تک سنائی دیتا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا گجر ۱۴ مختلف دھنوں میں بجتا تھا۔

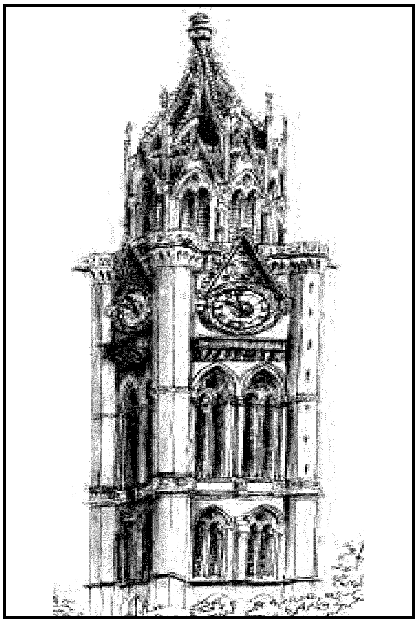

تزئین کاری: برندا سمّیہ نامی آرکی ٹیکٹ کی سربراہی میں اس عمارت کی تزئین کاری کا کام جون ۲۰۱۳ء سے مئی ۲۰۱۵ء کے درمیان پورا کیا گیا تھا۔ کلاک ٹاور کی بلندی ۲۸۰ فٹ ہے۔ اتنی بلندی تک مختلف اوزار، بلڈنگ میٹریل اور دیگر اشیاء کو لے جانا اور واپس لانا اتنے پاش علاقہ میں مشکل کام تھا۔ سمّیہ نے مختلف زمروں کے کاریگروں کی ۱۰۰ افراد کی ایک جفاکش ٹیم تیار کی تھی اور زمین سے ۱۹۶ فٹ کی بلندی پر ایک ورک شاپ بنایا گیا تھا تاکہ انجینئر اور مزدوروں کو کم محنت میں زیادہ کام کرنے پر راضی کیا جا سکے۔ دی گئی مدت میں لگنے والے اوزار اور مصنوعات کا قابل قدر ذخیرہ اس ورک شاپ میں کیا گیا تھا۔ کامگاروں کا کچن اور آرام کا کمرہ بھی بنا دیا گیا تھا۔

راجہ بائی ٹاور کی خصوصیات:
(الف) راجہ بائی کلاک ٹاور کی تعمیر کے لیے مشہور صنعت کار پریم چند رائے چند نے تین لاکھ کی خطیر رقم بطور عطیہ دی تھی۔ پریم چند نے عطیہ دینے کے ساتھ یہ شرط بھی رکھی تھی کہ کلاک ٹاور کا نام ان کی اندھی والدہ کے نام پر ہوگا۔ چنانچہ تعمیری کمیٹی نے اس عمارت کا نام راجہ بائی ٹاور رکھا تھا۔ (ب) اس کلاک ٹاور کی تعمیر کا زمانہ ۱۸۷۴ء ہے، اس کے انجینئر کا نام سر جارج گلبرٹ تھا۔ آپ نے اس عمارت کے Blue

Print سے لے کر تعمیر تک پوری تندی اور دیانتداری سے کام کیا اور آپ کو یہ جان کر اور بھی تعجب ہوگا کہ اس وقفہ کے دوران وہ ایک بار بھی بھارت (ممبئی) نہیں آیا تھا۔ (ت) جارج گلبرٹ جتنا قابل تھا اسی قدر قابل اور بھروسے مند اس کا اسٹاف تھا۔ جارج گلبرٹ نے کانٹریکٹر رام ساوانی کو اس عمارت کی ذمے داری سونپی تھی۔ ساوانی صاحب کے متعلق ایک عام رائے یہ تھی کہ وہ اپنے باپ کے لیے اتنا پُرعزم اور بااعتماد نہیں تھا جتنا کہ جارج گلبرٹ کے لیے (ث) راجہ بائی ٹاور کی تعمیر گوتھک فن تعمیر کا بے مثال نمونہ ہے۔ اس کے خوبصورت کھڑکی اور دروازے منقش اور رنگین بلوری شیشوں سے مزین ہیں۔ اس کے Campus میں ایک بے مثال لائبریری ہے جس کی راہداری خوبصورت محرابوں سے مزین ہے۔

ٹائلز کا مسئلہ: تزئین کاری میں ساوانی صاحب اور سمّیہ آرکی ٹیکٹ کے سامنے اندازاً ڈیڑھ صدی پرانی تعمیر میں لگے Minton ٹائلز کے Replacement کا تھا۔ انھوں نے ملک کے مختلف شہروں میں اپنی ٹیم روانہ کی تاکہ وہ کسی عمارت کے ملبہ سے Minton یا اسی سے ملتے جلتے ٹائلز ممبئی لائیں۔ تلاش کامیاب رہی اور بوسیدہ ٹائلز کی جگہ اس سے بہتر حالت کے ٹائلز لگا دیے گئے۔

شاردا دوی ویدی صاحبہ: اُس زمانہ میں سماجی کارکن کے بطور محترمہ شاردا دوی ویدی صاحبہ کا عوام میں کافی رعب اور دبدبہ ان کی اصلاحات اور خدمتِ خلق کے تعلق سے تھا۔ ان کے کانوں تک کلاک ٹاور کے گجر کی آواز کی شدت سے متعلق بہت ساری شکایات موصول ہوئیں۔ یہ آپ ہی کا خاصہ تھا کہ آپ نے اُن شکایات کو سُنا بھی اور بعض میمورنڈم بھی کلاک ٹاور کی انتظامیہ کو دیے گئے، یہ آپ ہی کا اخلاقی اور سیاسی اور تعلیمی دباؤ تھا کہ انتظامیہ نے اس ضمن میں لندن کی بِگ بین (لندن کا مشہور کلاک ٹاور) انتظامیہ سے رابطہ کیا۔ ان کے مشوروں پر راجہ بائی ٹاور کے صوتی حصّہ کو خاص قسم کے کینوس سے ڈھک دیا گیا۔ لندن میں دریائے ٹیمز کے کنارے Bigben نامی کلاک ٹاور اور دیگر تفریح گاہوں کو دیکھنے اور سیر کرنے کے لیے ہر سال لاکھوں سیاح انگلینڈ کا رُخ کرتے ہیں۔

صاف صفائی کا عملہ: تعمیر مکمل ہوجانے کے بعد کلاک ٹاور کی انتظامیہ نے Bigben کے بعض ورکرز (Workers) کو چھ ماہ تک ہندوستان میں مقیم رکھا اُن کے اخراجات محض اس لیے برداشت کیے گئے وہ راجہ بائی کلاک ٹاور کی مختلف اوقات میں صاف صفائی اور کلاک کی مشینری میں کوئی تکنیکی خرابی کو دور کرنے کے لیے ہندوستانیوں کو تیار کرسکیں۔ لندن کے انتظامین نے ایک ایسا گروپ تیار کر بھی دیا تھا۔

آج بھی یہ کلاک ٹاور لاکھوں سیاحوں اور عام انسانوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

OO